ارمغانِ رسالت



پیش کردہ - اردو سبھا رجسٹرڈ فون - ۵۲۵۵۱۰

۲۱-۴-۷۲۳ - باولی گلاب سنگھ حیدرآباد ۵۰۰۲۶۴ اے - پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارمغانِ رسالت

گلدستہ

اردو سبھا کے زیر اہتمام سالانہ نعتیہ مشاعرہ

۲۹ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

پیشکش :

راجہ لعل راجہ ھردیسی

اردو سبھا آندھرا پردیش

"سرور منزل"، کوچہ گلاب سنگھ حیدرآباد اے پی

فون نمبر ۵۲۵۵۱۰

(دائرہ الکٹرک پریس)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اِنتساب

گُلدستہ ھذا:

اپنے والد حاجی محمد سرور صاحب مرحوم عرف سرور لعل سرور خلف راجہ اودے سنگھ نبیرۂ راجہ گلاب سنگھ گلابؔ آنجہانی کے نامِ نامی سے معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، اور بارگاہِ ایزدی میں دُعا کرتا ہوں کہ خالقِ دو جہاں انھیں اپنے کرم سے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین

عبد الغنی عرف محبوب نواب
المتخلص بہ راجہ لعل راجہ ھردیسی

نعتِ شریف

دل میں آرزوئے پیہم ہے
عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے

مدحتِ شاہِ انبیاءؐ کے لئے
عمر ساری میری بہت کم ہے

اے شہنشاہِ یثرب و بطحیٰؐ
آپؐ کے در پہ سر میرا خم ہے

وقفِ گریہ دیدۂ نم ہے
حاصلِ زندگی تراؐ غم ہے

آپؐ نورِ خدا سے ہیں بیشک
نورِ حق آپ ہی میں مدغم ہے

شانِ رفعت بیاں ہو کیا صوفیؔ!
وجہ تخلیقِ دونوں عالم ہے

سید شجاع الدین علی صوفیؔ قادری

نعتِ شریف

(۱) نور ہے اور پھر مجسم ہے
شان پروردگار عالم ہے

(۲) رونق افزئے عرش اعظم ہے
نقش پائے نبی بھی کیا کم ہے

(۳) کتنا پیارا حضور کا غم ہے
یہ بہت ہو کے بھی بہت کم ہے

(۴) یہ جو ساری بہار عالم ہے
سب طفیل رسول اکرم ہے

(۵) حکم لاترفعو ہے جن کے لئے
ان کا جتنا ادب کرو کم ہے

(۶) آنکھ بھر کر حضور کو دیکھے
کس کی آنکھوں میں اس قدر دم ہے

(۷) تم نہ ہوتے تو کس کو ہوتی خبر
کون پروردگار عالم ہے

(۸) یہ ہے سب سے بڑا کرم روحی
عشق احمد میں زندگی ضم ہے

روحی قادری

نعتِ شریف

کیا سجا آج عرشِ اعظم ہے
میرے آقا کا خیر مقدم ہے

اب تو جلوہ دکھائیے آقا!
اب تو آنکھوں میں آگیا دم ہے

اُس کے محبوب کی ہیں امت میں
یہ سہارا بھی ہم کو کیا کم ہے

جاننے والے جانتے ہیں اِسے
نام نامی ہی اسمِ اعظم ہے

یہ کرم ہے علیم اللہ کا
لطف آقا کا مجھ پہ ہر دم ہے

ہجرِ احمد میں اب یہ عالم ہے
دل بھی بے تاب آنکھ پرنم ہے

کیا کہوں سوچتا ہوں آقا سے
آرزوں کا دل میں اودھم ہے

آج وہ دل میں جلوہ فرما ہیں
آج کچھ اور دل کا عالم ہے

خوش مقدر وہ لوگ ہیں جن کی
عشقِ احمد میں زندگی ضم ہے

سید علیم الدین قادری اشرفی علیم

نعتِ شریف

ان کے قدموں پہ جس کا سر خم ہے
وہ گدا خسروِ دو عالم ہے

عظمتِ شاہِ دیںؐ یہ کیا کم ہے
زیرِ نعلین ۔ عرشِ اعظم ہے

ربط جس کا نبیؐ سے محکم ہے
دو جہاں میں وہی مکرّم ہے

ہر نظر ان کے نور میں ضم ہے
دیکھنے کا کس آنکھ میں دم ہے

خُلد کہتے ہیں ان کی قربت کو
اور دوری خود اک جہنم ہے

میم سے بن گیا احمدؐ احمد
کائنات ایک میم میں ضم ہے

مل گیا دامن نبیؐ جسکو
ان کو جتنا بھی ناز ہو کم ہے

غمِ عشقِ رسولؐ رکھ دل میں
نعمتِ دو جہاں یہی غم ہے

آلِ اطہرؑ کا ہوں فدائی رازؔ
یہ شرف میرے حق میں کیا کم ہے

راز عابدی

نعت شریف

جلوۂ سرورِ دو عالمؐ ہے　　دیکھنے کے لئے نظر کم ہے
روز و شب بیخودی کا عالم ہے　　عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے
جگمگاتا ہے جب سے نورِ نبیؐ　　ظلمتوں کا نظام برہم ہے
مل گیا ہے سکونِ دل مجھکو　　ذکرِ سرکارؐ دل میں پیہم ہے
کی نبیؐ نے حمایتِ مظلوم　　ظالموں کا جہاں میں سر خم ہے
زندگی مسکرائے جاتی ہے　　یہ بھی لطفِ رسولِ اکرمؐ ہے
روزِ محشر کا ڈر نہیں مجھکو　　میری نسبت نبیؐ سے محکم ہے
میرے دامن میں ہیں گہر کتنے　　چشمِ غم جب سے میری پرنم ہے

روئے انور کے سامنے بزمی!
چاند تاروں کی روشنی کم ہے

معین الدین بزمی

نعتِ شریف

دین و دنیا کا اب کسے غم ہے
عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے

راہِ الفت میں حق اسی کے لئے
آپ کی آرزو مقدم ہے

سر اٹھائینگے کیا میرے آگے
اتنا کب حادثات میں دم ہے

مطمئن ہم جو جی رہے ہیں حضورؐ!
آپؐ ہی کا یہ لطف پیہم ہے

صرف بھرتا رہے گا آپؐ کا دم
دم میں صادق کے جب تک دم ہے

اور تو کوئی غم نہیں مجھ کو
دور قدموں سے ہوں یہی غم ہے

آپ کے ہجر میں میرے آقاؐ!
سوزِ دل میں ہے آنکھ پرنم ہے

ہم غلاموں کے سر کا ذکر ہی کیا
سرِ مغرور بھی یہاں خم ہے

بے خبر ہوں میں دونوں عالم سے
اب یہ دیوانگی کا عالم ہے

مرزا جیلانی بیگ صادق

نعتِ شریف

دوریٔ شاہِ دیںؐ کا غم ہے
سوزِ دل ہے آنکھ پُرنم ہے

آؤ سیراب ہو کے خلد چلیں
رحمتوں کا نُزول پیہم ہے

ہم نے دنیا کو راہ دکھلائی
پھر بھی دنیا ہمیں سے برہم ہے

تقویت پا کے نورِ سرورؐ سے
ذکرِ سرورؐ میں روح مدغم ہے

ہر بُن مو درود پڑھتا ہوں
عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے

فرض کہتا ہے چلیئے مکےؓ کو
گھر خدا کا ہے آبِ زم زم ہے

بوسہ دیتے ہیں سنگِ اسود کو
مٹ گئے سب گناہ مُسلّم ہے

کر کے مدحت رسولِ اکرم کی
دل میرا آج شاد و خرّم ہے

ہے گنہگار یہ بشیر مگر
امتی آپ کا مسلّم ہے

بشیر وارثی

نعتِ شریف

یہ کرم بھی خدا کا کیا کم ہے　　شغلِ نعتِ نبیؐ جو پیہم ہے
میں جو فانی ہوا تو کیا غم ہے　　عشقِ احمدؐ میں زندگی ظم ہے
حق ادا کیا ہو نعت کا ہم سے　　ان کا مداح ربِّ عالم ہے
اُن کے رخسار و گیسو، ابرو کی　　جتنی تعریف کیجئے کم ہے
ذاتِ اقدسؐ ہے برزخِ کبریٰ　　عبد و رب کا حسین سنگم ہے
نورِ وحدت ہے باعثِ کثرت　　جس کی تصویر جانِ عالم ہے
یہ بھی اظہار ہے تقرب کا　　ذاتِ سرکارؐ حق سے باہم ہے
اُن کے رتبوں کا کیجئے اندازہ　　نام ہی سے نجاتِ آدمؑ ہے
حق ہے معطی تو آپؐ قاسم ہے　　دین بھی مثلِ آبِ زم زم ہے
روئے انور کے سامنے یہ قمر　　چودھویں رات میں بھی مدہم ہے

سر تو جھکتا ہے کعبے میں یٰسین!
ارضِ طیبہ میں کیوں یہ دل خم ہے

محمد یٰسین خاں یٰسین قادری الملتانی

نعتِ شریف

ہجرِ احمدؐ میں اب یہ عالم ہے
دل بھی روتا ہے آنکھ پرنم ہے

اتنا روشن رسولؐ کا غم ہے
ہر چراغ اس کے آگے مدہم ہے

غم عطا کر رسولؐ کا یا رب
زیست کے زخم کا یہ مرہم ہے

ہو نظارہ تو جانے کیا ہوگا
جب تصور سے دم یہ بے دم ہے

یہ مدینہ ہے اس طرف آؤ
یہیں دل کا سکوں فراہم ہے

ہے وہی سرخرو دو عالم ہے
درِ احمدؐ پہ جس کا سر خم ہے

خضر کی عمر بھی اگر مل جائے
مدح کے واسطے بہت کم ہے

کچھ کمی آپ کی عطا میں نہیں
تنگ دامانی کا ہمیں غم ہے

میں غلام رسولِ اکرمؐ ہوں
میرا مالک رسولِ اکرمؐ ہے

دیکھو قرب و تعلق احمدؐ کا
حق سے جو اس کا نام باہم ہے

نام احمدؐ ہے جس کا اے محمودؔ
وہی پیغمبری کا خاتم ہے

محمودؔ شرقی

نعتِ شریف

ان سے دوری کا اب یہ عالم ہے
قلب مضطر ہے آنکھ پُر نم ہے

منتظر سارا عرشِ اعظم ہے
آج یہ کس کا خیر مقدم ہے

آرزو تو بہت ہے مدحت کی
غم یہی ہے کہ زندگی کم ہے

یوں تو آئے کئی رسولؑ مگر
کون تم سا رسولِ اکرمؐ ہے

کاش پوری ہو دید کی حسرت
باقی آنکھوں میں کچھ ابھی دم ہے

انتہا ہے یہ نعت گوئی کی
جتنی توصیف کیجئے کم ہے

دیکھ کر انؐ کی شانِ رحمت کی
مُنفعِل آتشِ جہنم ہے

غمِ احمدؐ کی کیا کریں تشریح
سو غموں کا علاج یہ غم ہے

اے حزیںؔ جا کے دیکھ طیبہ میں
کیسے کیسوں کا سر وہاں خم ہے

سید دلاور علی حزیںؔ

نعتِ شریف

آپ کی ہر نظر مکرّم ہے
آپ کی ہر ادا معظّم ہے

جس کو حاصل حضورؐ کا غم ہے
ان کو کن معنوں میں خوشی کم ہے

ہوں غلام ان کا دور ہوں ان سے
مجھکو غم ہے تو بس یہی غم ہے

میرے سرکارؐ اک نگاہِ کرم
مجھ پہ چشمِ زمانہ برہم ہے

ان کا جلوہ ہے چار سو لیکن
حوصلہ مجھ میں دید کا کم ہے

آپ کے در پہ حاضری کے لئے
کیا بتاؤں جو دل کا عالم ہے

کیا رہیں تشنہ کام دنیا میں
جن کے حصّے میں آبِ زمزم ہے

ہجرِ آقاؐ کا کیا کہوں عالم
دل پریشان ہے آنکھ پرنم ہے

جادۂ عشقِ شاہِ بطحاؐ میں
جان بھی جائے گر میری کم ہے

پوچھیئے مجھ سے زندگی کے مزے
عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے

ہوں گنہگار و پرخطا لیکن
لطف پھر بھی نبیؐ کا پیہم ہے

فکرِ امروز میں متینؔ حزیں
نعت زیادہ ہے شاعری کم ہے

فرید متینؔ

نعتِ شریف

ان کے دربار کا یہ عالم ہے ؛ جس کو دیکھو وہ ہوش بردم ہے
چشمِ مازاغ دیکھتی کم ہے ؛ پھر بھی دل کی صدا سے محرم ہے
دیر کیوں یا شہِ دو عالم ہے ؛ مہلتِ زندگی بہت کم ہے
خواب کتنا مرا اکرم ہے ؛ ان کے در پر مری جبیں خم ہے
دل ہے روشن نبی کی یاد دل میں ؛ لب پہ صلّوٰۃ علیہ سلّم ہے
مشکلوں میں پکار کر دیکھو ؛ نام آقا کا اسمِ اعظم ہے
کیا سمائے حضور کا جلوہ ؛ کس کی آنکھوں میں اس قدر دم ہے
آزمائے جوان کے شیدا کی ؛ حادثوں میں کہاں یہ دم خم ہے
دونوں عالم کی ہے بہار ان سے ؛ ان کا عالم عجیب عالم ہے
منتظر حق ہے باادب ہیں فلک ؛ عرش پر اس کا خیر مقدم ہے
ہے یہ دیدارِ مصطفےٰ کی گھڑی ؛ لب پہ ہچکی ہے آنکھ میں دم ہے

ہو اجازت اگر نظر ان کی
فاصلہ جتنا ہے بہت کم ہے

یوسف نظر

نعتِ شریف

یہ جو اک اضطرابِ پیہم ہے
ربطِ دل کی دلیلِ محکم ہے

ذکر انؐ کا ہے یاد انؐ کی ہے
کتنی آراستہ شبِ غم ہے

اس میں سرکارؐ آتے جاتے ہیں
دل ہمارا ابھی عرشِ اعظم ہے

بات کچھ اور ہی ہے طیبہ کی
باغِ جنت کا اور عالم ہے

میری ہستی کی عظمتیں مت پوچھ
دل میں انؐ کی امانتِ غم ہے

یاد کے پھر گلاب مہکے ہیں
پھر بہاروں پہ چشمِ پرنم ہے

کیوں نہ اتراؤں دل پہ اے اطہر
انؐ کی ہر ہر ادا کا محرم ہے

غلام محمد اطہر شرقی

نعتِ شریف

ربط آقا ؐ سے اتنا محکم ہے
عشقِ احمد ؐ میں زندگی ضم ہے

نورِ اوّل کی روشنی مت پوچھ!
سارا عالم اسی میں مدغم ہے

وہ حبیبِ خدا، رسولِ کریم ؐ
فخرِ آدم ؑ ہے، جانِ عالم ہے

یا محمد ؐ کا ورد کر ہر دم
ہاں یہی نام اسمِ اعظم ہے

یا نبی ؐ! جلوہ اب تو دکھلا دو
جان لب پر ہے، آخری دم ہے

گردشِ وقت! آ سنبھل کر آ
میرے لب پر بھی اسمِ اعظم ہے

ہیں تصوّر میں رات دن آقا ؐ
اب یہ دولت بھی مجھ کو کیا کم ہے

میرے آقا ؐ کا یہ تقدس ہے
عرشِ اعظم پہ خیر مقدم ہے

رفعتِ عرش کا جو ہمسر ہے
آستانِ رسولِ اکرم ؐ ہے

اُن کی چوکھٹ پہ دیکھنا عابدؔ!
کیسے کیسوں کا آج سر خم ہے

عابدؔ قادری

نعتِ شریف

دل میں یادِ رسولِ اکرمؐ ہے
یہ مقدر بھی میرا کیا کم ہے

عشقِ احمدؐ سے سانس سے دم ہے
عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے

کیوں نہ ہوں نامِ پاک وردِ زباں
میرے حق میں یہ اسمِ اعظم ہے

جو کرم ہے نبیؐ کا بے حد ہے
جو نوازش ہے غیر مختتم ہے

آس تو ہے مدینہ جانے کی
فکر یہ ہے کہ زندگی کم ہے

مرتبت اس کی کیا کہوں زاہدؔ!
جس پہ چشمِ رسولِ اکرمؐ ہے

آنکھ وہ آنکھ ہے جو پُرنم ہے
دل ہے وہ جس میں پیار مدغم ہے

اے خدا تو ہے خالقِ عالم
تیرا محبوبؐ جانِ عالم ہے

دردِ دل کی دوا ہے ذکرِ نبیؐ
زخمِ دل کا یہ خاص مرہم ہے

جس پہ حق کے حبیبؐ برہم ہیں
اس پہ حق بھی ضرور برہم ہے

دور ہوں میں نبیؐ کے قدموں سے
مجھ کو غم ہے تو بس یہی غم ہے

زاہدؔ قادری

نعتِ شریف

کیا مدینہ بھی عرشِ اعظم ہے ؛ ہر بلندی کا سر جہاں خم ہے
ہاں خدا ذوالجلال اکرم ہے ؛ اور نبیؐ کائناتِ اَرحَم ہے
ہجرِ سرور کا غم کہاں غم ہے ؛ یہ تو اِک خاص لُطف پیہم ہے
اب خوشی ہے خوشی نہ غم غم ہے ؛ عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے
کُنتُ کَنزَ سے ہو گیا ظاہر ؛ نورِ سرورؐ تو قبلِ آدمؑ ہے
وَرَفَعنَا لَکَ ہے ذکرِ نبیؐ ؛ عاشقوں کی زباں پہ ہر دم ہے
جس کو دامن ملا ملا شہ کا ؛ اس کو حاصل سعودِ اعظم ہے
ہم درود و سلام پڑھتے ہیں ؛ جو کتابِ مبیں سے مُبرَم ہے
دیکھنا وہ بھی جلوہ ہائے نبیؐ ؛ دیکھ لے کس کی آنکھ میں دم ہے
سوزِ عشقِ رسولِ اکرمؐ میں ؛ دل شکستہ ہے آنکھ پرنم ہے

ان کی نعلینِ پا سے ہمکو جبریؔ
روزِ اوّل سے ربط محکم ہے

ابوالمجاہد جبریؔ القادری

نعتِ شریف

ان کو تکلیف ہے نہ کچھ غم ہے
جن کو آقاؐ سے ربطِ پیہم ہے

اب تو بس بے خودی کا عالم ہے
عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے

کس سے ممکن ہے آپؐ کی تعریف
جتنی تعریف کیجئے کم ہے

ہو شہنشاہ، یا گدا کوئی
ان کے در پر ہر اک کا سر خم ہے

اتباع سے گریز کرنا ہی
اک بڑا المیہ ہے ماتم ہے

اُن سے دوری کا یہ نتیجہ ہے
نظمِ عالم جو آج برہم ہے

نسبت و طاعت نبیؐ ہی سے
حق رسائی کی فکر محکم ہے

میرا دل کہتا ہے خدا کی قسم
اسمِ احمدؐ ہی اسمِ اعظم ہے

ہو نہ مایوس اے سعید حزیں
الفتِ شاہؐ دل میں کیا کم ہے

سعید فیضانی

نعت شریف

کیا کہوں جو کہوں وہی کم ہے
خود خدا مدح خوانِ اعظم ہے

یوں ضیا پاش ہیں نقوشِ رسولؐ
آج تک ہر چراغ مدہم ہے

پیروی میں صفر ہوں میں لیکن
عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے

نام کا واسطہ سہی لیکن
زخمِ دل کے لئے یہ مرہم ہے

دردِ فرقت سہا نہیں جاتا
میری پلکوں پہ صرف شبنم ہے

راہ سے آپؐ کی جو بھٹکے ہم
آج ہم پہ زمانہ برہم ہے

عزم سے حق ادا نہیں ہوتا
کوششِ نعت گرچہ پیہم ہے

سید محمد عبدالقدیر عزم

نعتِ شریف

غم اٹھانے کا ہم کو کیا غم ہے
غم تو یہ ہے کہ زندگی کم ہے

اس لئے بے خودی کا عالم ہے
عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے

وہی سودار ہے زمانے کا
درِ اقدس پہ جس کا سر خم ہے

جلوہ دیکھے گا وہ ضرور اک دن
ہجر میں جس کی آنکھ پرنم ہے

اب تو تشریف لایئے آقاؐ
انتظاری میں آنکھ میں دم ہے

چشم گریاں ہے سینہ بریاں ہے
گرم آنسو ہیں یا کہ شبنم ہے

ذکر سرورؐ میں عمر گذری ہے
جریؔ زندہ ہے آنکھ میں دم ہے

عبدالرحمٰن جریؔ

نعتِ شریف

شخص ہے عکس ہے دو عالم ہے
وہ بشر آپ اپنا محرم ہے

لب پہ ذکرِ رسولِ اکرمؐ ہے
یہ سعادت بھی صبح سے کیا کم ہے

کونسی شئے پہ اختیار نہیں
ان کی ہستی خدا سے کیا کم ہے

ہر زمانہ ہے ان کی نظروں میں
کب مزاجِ حیات برہم ہے

کیا بگاڑیں گے حادثے میرا
میری نسبت نبیؐ سے محکم ہے

ہیں قدم فرش و عرش پر ان کے
دونوں عالم میں ایک عالم ہے

مہمان میزبان میں فرق نہیں
کتنا شاہانہ خیر مقدم ہے

کیوں نہ سجدے رہا ہوں طیبہؐ میں
نقشِ پائے نبیؐ کا عالم ہے

علم کس کو ہے شاہِؐ برزخ کا
جسقدر کیجئے ثنا کم ہے

کلمہ پڑھتا ہوں میں محمدؐ کا
روشنیوں کا دل میں عالم ہے

بے وضو نام لے نہیں سکتے
نامِ اقدس کے ساتھ صلعم ہے

غرق بیڑا ہمارا کیا ہوگا
ہم پہ ان کی نگاہ ہر دم ہے

ولی اللہ حسینی ہوں سرور
عشقِ احمدؐ میں زندگی خم ہے

سرور ہاشمی

نعتِ شریف

درد بھی دل میں میرے پیہم ہے ❊ یاد میں ان کی آنکھ بھی نم ہے
عشقِ احمدؐ ہی میرا ہمدم ہے ❊ عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے
مجھ سے راضی ہوں میرے آقا بس ❊ کب کسی اور کا مجھے غم ہے
یادِ آقاؐ مجھے کریں نہ کریں ❊ مجھکو آتے ہیں یاد کیا کم ہے
آگئے آپ بن کے جب رحمت ❊ گردنِ ظلم ہو گئی خم ہے
الفتِ آقاؐ کی مجھ سے چھین سکے ❊ کس میں بل بوتہ اور دم خم ہے
عشقِ احمدؐ ملا ہے قسمت سے ❊ دولتِ سرمدی یہ کیا کم ہے

حُبِّ احمدؐ میں دائرِ منصور
دیکھنا کسقدر خوش و خرم ہے

مجبوب علی منصور

نعتِ شریف

دل کے ہر زخم کا یہ مرہم ہے ــ اُن کا غم دل میں ہے تو کیا غم ہے
دل میں یادِ نبیؐ جو پیہم ہے ــ یہ خدا کا کرم بھی کیا کم ہے
جب سے یادِ حضورِ اکرمؐ ہے ــ میرے دل کا عجیب عالم ہے
زندگی اس یقین میں ضم ہے ــ میں نبیؐ کا ہوں مجھکو کیا غم ہے
جانؒ دل پر نہ کیوں فدا ہو جائے ــ دل نثارِ حضورِ اکرمؐ ہے
انؐ کے قدموں کی خاک بننے کا ــ اچھے اچھوں میں حوصلہ کم ہے
پھر حیاتِ نبیؐ کی بات کرو ــ پھر نظامِ حیات برہم ہے
جب سے دل میں خیال ہے ان کا ــ ساری دنیا خیال میں ضم ہے
بے نہایت ہے حسن آقاؐ کا ــ دیکھنے والی ہر نظر کم ہے
کاش رابعہ کو لوگ کہنے لگیں ــ جاں نثارِ رسولِ اکرمؐ ہے

راجہ لعل راجہ ہردیسی

نعتِ شریف

جن سے قائم وجودِ عالم ہے
ان کی جتنی ثنا کریں کم ہے

نورِ حق رحمتِ مجسّم ہے
میرا آقا رسولِ اکرم ہے

آپ جب تک ہیں یا رسول اللہ
ہم غلاموں کو کاہے کا غم ہے

وہ تو دشمن کو بھی نوازتے ہیں
لینے والے کا حوصلہ کم ہے

اپنے قدموں کی خاک دیدیجئے
دل کے ہر زخم کا یہ مرہم ہے

یاد میری ہوئی نہ طیبہ میں
غم اگر ہے تو بس یہی غم ہے

رحمتوں کا نزول ہوتا ہے
خلد سے ارضِ طیبہ کیا کم ہے

ہم تو سرکار چاہتے ہیں بہت
آپ کا چاہنا مقدم ہے

سب بھرم ہے فقط غلامی کا
ورنہ عرفان ہم میں کیا دم ہے

محمد ضیاء عرفان حسامی

نعتِ شریف

دونوں عالم میں اس کو کیا غم ہے
جس کا سنت سے ربط پیہم ہے

کوئی اعزاز اس سے بڑھ کے نہیں
آپؐ کا اُمتی ہوں کیا کم ہے

عشق ضم ہو گیا اطاعت میں
عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے

سربلند ہے وہ دین و دنیا میں
اُنؐ کی طاعت میں جس کا سر خم ہے

نفرتیں مٹ گئیں محبت سے
یہ طفیلِ نبیؐ اکرمؐ ہے

آپؐ نے دین کر دیا آساں
اس کا شیطان کو بڑا غم ہے

آپؐ کا آخری نبیؐ ہونا
بالیقیں رحمتِ دو عالم ہے

جو نبیؐ کو سمجھ سکے نہ شعورؔ
عقل پر حیف اس کی ماتم ہے

ابوالفاروق شعورؔ

نعتِ شریف

یہ رسالت کا فیض کیا کم ہے
دین و دنیا کا ربط باہم ہے

نقشِ پائے حضورؐ کی ہے ضیاء
جس سے روشن تمام عالم ہے

ہے تصور میں گنبدِ خضرا
دل میں آقاؐ کی یاد پیہم ہے

ہے محمدؐ کا عشق حاصلِ زیست
عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے

بدنصیبی ہے بے شعوروں کی
ربط ان کا جو آپؐ سے کم ہے

یہ بھی ہے اک عطائے حضورِ رسولؐ
سر جو سجدے میں اب میرا خم ہے

ہوں خطاکار اگرچہ میں تائبؔ
دل میں لیکن حضورؐ کا غم ہے

تائبؔ ہاشمی

نعتِ شریف

(۱) لب پہ مدح شہِ دوعالمؐ ہے
دل میں آلِ رسولؐ کا غم ہے

(۲) عشق احمدؐ میں زندگی ضم ہے
کوئی خطرہ نہ کوئی جوکھم ہے

(۳) ما سوا آپ کے خدا کی قسم
کوئی مونس نہ کوئی ہمدم ہے

(۴) پیروی آپ کی مقدم ہے
ورنہ یہ زندگی جہنم ہے

(۵) مئے عشقِ نبیؐ سے ہوں سرشار
میری ٹھوکر میں ساغرِ جم ہے

(۶) سچ تو یہ ہے کہ عرشِ اعظم کا
آپ کے در سے فاصلہ کم ہے

(۷) ان سے نسبت ازل سے ہے حاصل
مجھ کو یہ افتخار کیا کم ہے

سردار علی

نعت شریف

عرش پر ان کا خیر مقدم ہے
جن کو اُمت کا ہر گھڑی غم ہے

اُن کی فرقت میں آنکھ پرنم ہے
جن کی مدحت کو زندگی کم ہے

عرش سے لوٹ آئے جو ہم میں
میرے سرکار آپ کا دم ہے

عیدِ میلاد کی خوشی ہے ہمیں
اور ابلیس محوِ ماتم ہے

جس زمیں کو ہے آپ سے نسبت
اس جگہ آسماں کا سر خم ہے

ہے ہمارے سروں پہ جو سایا
اس میں کُل کائنات مدغم ہے

ہاشمی ان کی ذاتِ اقدس کا
خلق و خالق سے ربط باہم ہے

اقبال ہاشمی

نعتِ شریف

ہر نفس یا رسولِ اکرمؐ ہے
یہ ادا بندگی سے کیا کم ہے

جسکی نسبت نبیؐ سے محکم ہے
زندگی میں اسے کہاں غم ہے

تل کی مانند میری آنکھوں میں
نقشِ پائے شہِ دو عالمؐ ہے

باعثِ کل خدائی ہیں آقاؐ
مصطفائی میں نورِ حق ضم ہے

میرے آقاؐ کی ہو نظر جس پر
وہ زمانے میں قطبِ عالم ہے

شبِ معراج کا ہر اک لمحہ
رازدارِ شہِ دو عالمؐ ہے

کیسے کیسے جھکے ہیں قدموں پر
کیا نگاہِ رسولِ اکرمؐ ہے

کیوں نہ قسمت پہ شمس ناز کرے
دل میں یادِ شہِ مکرم ہے

محمدؐ احمد الدین خاں شمس

نعتِ شریف

دیدنی یہ خوشی کا عالم ہے — عشقِ احمدؐ میں زندگی ضم ہے
ذکرِ خالق میں کیجئے عجلت — وقت کیا عمر بھی بہت کم ہے
ہجرِ سلطانِ انبیاؐ کی قسم — دل ہے بے چین آنکھ پرنم ہے
ہے جو وردِ زبان ذکرِ نبیؐ — زخمِ دل کا یہی تو مرہم ہے
یا نبیؐ آپ کے سوا یہ خدا — کوئی مونس میرا نہ ہمدم ہے
ساتھ ہے جب میرے نبیؐ کا کرم — روزِ محشر کا مجھکو کیا غم ہے
اللہ اللہ سن کے ذکرِ نبیؐ — قلبِ آشفتہ شاد و خرم ہے
جس کو قرآنِ پاک کہتے ہیں — امرِ ربی بشکلِ الہم ہے

نام لیوا ہے یہ عزیزؔ اس کا
سارے ولیوں میں جو معظم ہے

محمد حسن علی عزیزؔ حیدرآبادی